برِّعظیم پاک و ہند میں بابِ تجدید کے فاتح

حضرت مجدّد الف ثانیؒ

(آخری قسط)

مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی

نام و نسب

آپ کا اسم گرامی شیخ احمد، والد محترم کا نام شیخ عبدالاحد ہے۔ ۲۸ واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امیرالمومنین سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے اور اس نسبت فاروقی پر خود حضرت کو بھی ناز تھا۔ چنانچہ ملا حسن کشمیری کے اس سوال کے جواب میں کہ فلاں صاحب اللہ میاں کو عالم الغیب کہنے سے منع کرتے ہیں، اس کا کیا مطلب ہے؟ جواباً ارشاد فرماتے ہیں

> نوشتہ بودند کہ شیخ عبدالکریم می گفتہ است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ را عالم الغیب نباید گفت
> مخدوما فقیر را تاب استماع امثال این سخنان نیست
> بے اختیار رگِ فاروقیم در حرکت می آید [illegible]

[illegible]

ایسے ہی ایک دوسرے [illegible]
خطبہ میں قصداً [illegible]

"استفتاء [illegible]
[illegible] کلمہ [illegible]

[illegible]

آپ کے والد محترم [illegible] عالم تھے [illegible]
شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ [illegible] سلسلہ چشتیہ [illegible]

مجاز بھی۔ ایسے ہی سلسلۂ قادریہ میں صاحب اجازت تھے رحمہ اللہ تعالیٰ

سلسلۂ نسب کی طرح آپ کا سلسلۂ بیعت بھی عجیب و غریب [illegible] رکھتا ہے

ہے۔ ۲۲ واسطوں سے آپ خلیفۃ الرسول امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں مل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے

سلاسل میں بھی صاحب اجازت تھے۔ لیکن اس سلسلہ سے والہانہ تعلق تھا

اور اس کے آپ مجدد بھی ہیں، اس نسبت عالیہ پر بڑا ناز تھا۔ [illegible]

[illegible] بہ این جملہ خاصان خویش [illegible] دلم [illegible] خودی کن [illegible]

وطن۔ ولادت اور بشارت

[illegible] حضرت مجدد کا وطن مدینہ طیبہ [illegible] اللہ سے [illegible] کرنا کے بعد کابل

[illegible] آپ کے ساتویں جد بزرگوار شیخ رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خا[illegible]

خصوصی مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاری [illegible] آپ [illegible] تشریف [illegible]

پہلے اطراف سرہند "سنام" نامی مقام [illegible] اس [illegible] کے

[illegible] شاہ تغلق کو امام رفیع الدین سے گہری محبت [illegible]

سلطان نے شہر سرہند بسایا اور تعمیر قلعہ کے وقت امام رفیع [illegible]

حکم شیخ سنگ بنیاد رکھا، اور پھر شیخ کے حکم ہی سے پنبس الغرض [illegible] سنام [illegible]

کر سرہند تشریف لائے۔ حسب تصریحات امام ربانی [illegible] سرہند [illegible]

تھا، جبکہ اس وقت ایک قصبہ ہے۔

سرہند کہ اعظم بلاد اسلام است الخ

(مکتوبات [illegible])

اور مکتوب ۱۲ حصہ ششم دفتر دوم میں ہے۔ شعر

بلدۂ سرہند بود از میں [illegible] احباب [illegible]

آگے بہت تعریف فرمائی، الغرض اس مبارک [illegible] مسعود [illegible] الحرام [illegible]

بروز جمعہ نصف شب کے قریب ولادت ہوئی۔ [illegible]

اپنی نورانی شعاعوں سے تمام جہان ارضی کو اپنی [illegible]

بقعۂ نور بنائے ہوئے ہے، اس عالم میں شیخ عبد الاحد کے [illegible]

© rasailojaraid.com

طریقت کے مہرِ تاباں کا طلوع ہوتا ہے۔ کتنی نیک فال ہے۔ والدِ مرحوم خواب دیکھ چکے ہیں کہ تمام جہان میں ظلمت و تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ سور، بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں، اچانک میرے سینہ سے نور نکلا جس میں سے ایک ظاہر ہوا۔ اس تخت پر ایک صاحب تکیہ لگائے رونق افروز ہیں، اس کے سامنے تمام زنادقہ کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی شخص باواز بلند کہہ رہا ہے ——

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا [illegible] علیہ

اس خواب کا تذکرہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا، جن کے متعلق [illegible] کا ارشاد ہے کہ سلسلہ قادریہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے بعد ان کی نظیر کم ملتی ہے۔ انہوں نے فرمایا [illegible] تمہارے یہاں [illegible] لڑکا ہوگا جس سے الحاد و بدعت [illegible] ظلمت ختم ہوگی۔"

[illegible] اور رکیوں [illegible] ہے،

[illegible] وما [illegible]

[illegible]

تحصیلِ علم

[illegible] حفظ قرآن [illegible] لیا۔ جس پر [illegible] حضرت مجدد الف ثانی اکثر کتب [illegible] تصوف [illegible] والدِ بزرگوار [illegible] دوسرے علماء سرہند سے پڑھیں۔ علاوہ ازیں مولانا کمال کشمیری سے فنون کی کتابیں شیخ یعقوب سے کتب [illegible] قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے متفرق کتب پڑھ کر تکمیلِ علم کی۔ شیخ کو ادب [illegible] بے نظیر ملکہ حاصل تھا، جس پر آپ کی تصانیف دال ہیں۔ دربارِ اکبری کے ابو الفضل اور فیضی کسی کو درخورِ اعتنا نہ سمجھتے تھے لیکن شیخ کے علم و فضل کے معترف تھے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

تحصیلِ طریقت

علومِ ظاہری کی تکمیل کے بعد تصوف کی طرف متوجہ ہوئے کہ یہ شعر خود خواہش [illegible] خود تصوف اور نسبت مع اللہ کو آپ کا انتظار تھا۔ اس کوچہ میں قدم رکھنے سے سب سے پہلے والدِ بزرگوار سے طریقہ چشتیہ میں بیعت کی۔ اور اس کا سلوک تمام کیا۔ پھر طریقہ قادریہ اخذ کیا اور تعلیم والدِ بزرگوار سے ہی حاصل کی اور خرقہ خلافت [illegible]

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

شاہ سکندر رح نبیرہ شاہ کمال کیتھلی رح سے حاصل ہوا۔ المختصر سترہ برس کی عمر میں علوم
جامع کمالات ظاہریہ و باطنیہ ہو کر والد بزرگوار کے سامنے ہی کتب درسیہ کی تعلیم
اور طریقہ کی تلقین فرمانے لگے۔ انہی دنوں میں سلسلہ کبرویہ کے مشہور بزرگ مولانا
یعقوب صرفی رح سے سلسلہ کبرویہ حاصل کیا۔ ان تمام کمالات کے باوجود سلسلہ نقشبندیہ
کی طلب قلب اطہر میں موجزن کیا ہوئی بڑھتے بڑھتے حدِ عشق کو پہنچ گئی۔ یہاں تک
کہ ۱۰۰۷ھ میں والدِ محترم نے دارِ فانی سے کوچ کیا تو بغرض حج بیت اللہ گھر سے
نکل کر دہلی پہنچے۔ وہاں ملا حسن کشمیری رح سے خواجہ محمد باقی باللہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کی
نسبت معلوم ات حاصل ہوئیں۔ یہ پہلے بزرگ تھے سلسلہ نقشبندیہ کے جنہوں
نے سرزمینِ ہند کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ کابل میں ۹۷۱ھ میں پیدا
ہوئے۔ اپنے شیخ خواجہ امکنگی رح کے حکم سے ہندوستان تشریف لائے۔ دہلی کو
اپنا مستقر قرار دیا۔ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ صرف اکتالیس سال کی عمر میں ۲۵
جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ شنبہ کے دن وفات پائی۔ وفات سے قبل صاحبزادگان
کو شیخ مجدد رح کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ "اب امید حیات کم ہے"۔ دہلی میں بیرون
اجمیری دروازہ مزار مبارک مرجع عام و خاص ہے۔ آپ کے علو مقام کے لیے یہ کافی
ہے کہ شیخ مجدد رح جیسی اولوالعزم شخصیت نے آپ کو اپنا پیر و مرشد بنایا ۔

مقامِ حضرت خواجہ رح نہ پوچھو مختصر یہ ہے   کہ وہ تھے مرشدِ برحق مجدد الف ثانی کے

بہرحال آپ کا ذکر سن کر محض ملاقات کی غرض سے تشریف لے گئے۔ قیام و بیعت
کا قطعاً ارادہ نہ تھا۔ خواجہ بھی دید آشنا تھے۔ لیکن نگاہِ اوّل میں ہی دیکھ کر فرمایا اگر
ممکن ہو تو ایک مہینہ یا کم سے کم ایک ہفتہ قیام کریں۔ آپ نے بھی بلا عذر قبول
فرما لیا۔ صحبت کا اثر ایسے جلدی ہوا کہ دو دن بعد آپ کی خواہش پر خواجہ نے خلافِ
معمول بلا استخارہ بیعت کرلی۔ آپ نے اڑھائی ماہ کا قلیل عرصہ قیام کیا۔ اس مختصر
مدت میں نسبت نقشبندیہ جو دوسرا نام ہے "دوام حضور آگاہی" کا اور جس کی
تعبیر حدیث پاک میں "کأنک تراہ" سے کی گئی ہے، حاصل کر کے وہ کمالات
حاصل کیے کہ "ما لا عین رأت ولا اذن سمعت" کا مصداق ہیں۔ اس کے بعد
دو مرتبہ سرہند سے دہلی آکر ملاقات کی، سب سے پہلی ملاقات میں کامل طریق سے

© rasailojaraid.c

سلسلہ نقشبندیہ کے حصول کی بشارت ملی۔ دوسری مرتبہ خلعت خلافت عطا ہوئی اور خواجہ نے اپنے مخصوص ترین اصحاب کو تعلیم کے لیے آپ کے سپرد کیا۔ تیسری مرتبہ استقبال کو نکلے اپنے حلقہ میں آپ کو سرحلقہ بنا کر بٹھایا اور مریدین کو حکم دیا کہ شیخ احمد کی موجودگی میں میری طرف کوئی توجہ نہ کرے۔ اس مرتبہ رخصت کرتے ہوئے فرمایا " امید حیات بہت کم ہے۔ ضعف بہت معلوم ہوتا ہے۔ " چنانچہ اپنے صاحبزادگان خواجہ عبیداللہ اور شیر خوار خواجہ عبداللہ کو آپ کے سپرد کر دیا۔

مرشد کی شہادت

خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ شیخ مجدد رح کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں تفصیل کا وقت نہیں مختصراً سنیں:

" شیخ احمد دوست از سرہند، کثیر العلم وقوی العمل روزے چند فقیر با او نشست و برخاست کرد، عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمود بآں ماند کہ چراغ شود کہ عالمہا ازو روشن گردد الحمد للہ تعالےٰ احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ، شیخ احمد آفتاب است کہ مثل ہزار ہا ستارہا در سایۂ او گم اند مثل ایشاں دریں وقت زیر فلک نیست و مثل ایشاں چند کس دریں امت گذشتہ اند، وایشاں دریں وقت از مکمل محبوباں اند۔ "

(مقامات ربانی ص۱۱)

اندازہ فرمائیں مرید تو پیر کی تعریف کیا ہی کرتے ہیں لیکن یہاں پیر جن خیالات کا اظہار کر رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہیں۔ اور آپ نے بھی حقِ خدمت ادا کیا اور اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اپنے پیرزادوں خواجہ عبیداللہ رح اور خواجہ عبداللہ رح کو لکھتے ہیں:

" ایں نقیر از سرتا قدم غرق احسانہائے والد بزرگوار شما است، دریں طریق سبق الف از ایشاں گرفتہ است، و تہجی حروف ایں راہ از ایشاں آموختہ و دولت اندراج النہایہ فی البدایہ ببرکت صحبت ایشاں حاصل کردہ۔۔ (مکتوب نمبر ۲۶۶ دفتر اول حصہ چہارم)

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

اور مکتوب نمبر ۲۱۳ دفتر اوّل حصہ اوّل میں فرماتے ہیں :

"تا آنکہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بمحض کرم خویش بخدمت ارشاد محض حقائق و معارف آگاہی مؤید الدین الرضی شیخنا و مولانا و قبلتنا محمد الباقی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ رسانید و ایشاں بہ فقیر طریقہ علویہ نقشبندیہ تعلیم فرمودہ اند و توجہ بلیغ بحال ایں مسکین مرعی داشتند"

اس عنوان کو ختم کرنے سے قبل دو واقعات ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

پہلا یہ کہ خواجہ محمد الباقی رحمۃ اللہ نے تیسری مرتبہ مجدد صاحب کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے ہندوستان آنے کے لیے استخارہ کیا تو بعد از استخارہ معلوم ہوا ایک خوبصورت طوطی میرے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا۔ میں لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈال رہا ہوں اور وہ اپنے منقار سے شکر میرے منہ میں دے رہا ہے۔ اس واقعہ کو میں نے اپنے پیرو مرشد خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ سے ذکر کیا تو فرمایا کہ "طوطی ہندوستان کا جانور ہے۔ وہاں تمہاری تربیت سے ایسا شخص ظاہر ہوگا جس سے ایک جہاں منوّر ہوگا اور تم کو بھی اس میں حصہ ملے گا"، خواجہ نے اس تعبیر کا مصداق آپ کو قرار دیا۔

دوسرا یہ کہ خواجہ نے اسی موقعہ پر فرمایا کہ میں جب ہندوستان آتے ہوئے سرہند پہنچا تو معلوم ہوا کہ میں ایک قطب کے پڑوس میں اُترا ہوں۔ اور اس کا حلیہ مجھے بتایا گیا۔ جتنے درویش مجھے ملے نہ تو اس حلیہ کا ان میں کوئی تھا اور نہ صفت قطبیت کسی میں تھی۔ میں نے خیال کیا کہ آئندہ اس شہر میں ایسا کوئی صاحبِ نصیب پیدا ہوگا، جب تمہارا حلیہ دیکھا تو وہی تھا جو مجھے دکھلایا گیا تھا۔ اور تم میں صفتِ قطبیت بھی معلوم ہوتی ہے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ظاہری کمالات

حضرت شیخ ظاہری و باطنی کمالات کے جامع تھے۔ تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ شکل و صورت اللہ نے ایسی دی تھی اور اتنی محبوب کہ ہر دیکھنے والا "تبارک اللہ احسن الخالقین"

© rasailojaraid.c

کہہ اٹھتا۔ نیز یہ کہ طلبِ معاش کی فکر آپ کو کبھی دامن گیر نہ ہوئی۔ اور کیوں ہوتی کہ جس ذاتِ اقدس واطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی غرض سے آپ کا وجود بنا تھا، اس کو حکمِ خداوندی تھا" وأمر اهلك بالصلاة واصطبر عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى" (سورۃ طٰہٰ)

جہانگیر بادشاہ آخر میں آپ کا غلام بن گیا لیکن کوئی امداد قبول نہ کی۔ حتیٰ کہ مریدین میں سے کسی کو اس فکر میں مبتلا دیکھتے تو نصیحت فرماتے۔ چنانچہ مکتوب نمبر ۶۵ دفتر دوم حصہ ہفتم بنام مولانا محمد ہاشم رح خصوصیت سے ہمارے اس دعویٰ کی دلیل ہے ارشاد فرماتے ہیں:

"بہر حال متوجہ احوال باطن باشند و طفیلی را ضروری دانند والفرد رة تقدر بقدر ها الخ

امام ابو حنیفہ رح کی عظمت و رفعت اور تقلید کی ضرورت

اس علم و عمل کے باوصف جس کی تعریف آپ کے پیر و مرشد نے کی، آپ امام ابو حنیفہ رح قدس سرہ کے مقلد تھے۔ امام صاحب کی عظمت و رفعت ان کے علوم واجتہاد اور تقویٰ و ورع کے متعلق مکتوبات میں بہت کچھ موجود ہے، پہلے ضرورت تقلید کے متعلق سنیں:

مکتوب نمبر ۲۷۲ دفتر اول حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:

"قیاس و اجتہاد اصل است از اصول شرعیہ کہ ما بتقلید آں ماموریم بخلاف کشف و الہام کہ مارا بتقلید آں امر نہ فرمودند، الہام بر غیر حجت نیست و اجتہاد بر مقلد حجت است پس تقلید علماء و مجتہدین باید کرد۔"

مسئلہ سماع و اغنا کے متعلق مکتوب نمبر ۲۶۶ دفتر اول حصہ چہارم میں فرماتے ہیں:

"عمل صوفیا در حلت و حرمت سند نیست، ہمیں بس نیست کہ ما ایشاں را معذور داریم و ملامت نکنیم و امر ایشاں را بحق سبحانہ و تعالیٰ مفوض داریم۔ ایں جا قول امام ابی حنیفہ و امام ابی یوسف و

© rasailojaraid.c

اور مکتوب ۲۳۱ دفتر اول حصہ اول میں فرماتے ہیں:

"تا آنکہ حق سبحانہ و تعالیٰ محض کرم خویش بخدمت ارشاد محیط حقائق و معارف آگاہی مؤید الدین الرضی شیخنا و مولانا و قبلتنا محمد الباقی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ رسانید و ایشاں بہ فقیر طریقہ علویہ نقشبندیہ تعلیم فرمودہ اند و توجہ بلیغ بحال ایں مسکین مرعی داشتند"

اس عنوان کو ختم کرنے سے قبل دو واقعات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

پہلا یہ کہ خواجہ محمد الباقی رحمۃ اللہ علیہ نے تیسری مرتبہ مجدد صاحب کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے ہندوستان آنے کے لیے استخارہ کیا تو بعد از استخارہ خواب میں ایک خوبصورت طوطی میرے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا۔ میں لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال رہا ہوں اور وہ اپنے منقار سے شکر میرے منہ میں دے رہا ہے۔ اس واقعہ کو میں نے اپنے پیرومرشد خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا تو فرمایا۔ "طوطی ہندوستان کا جانور ہے۔ وہاں تمہاری تربیت سے ایسا شخص ظاہر ہوگا جس سے ایک جہان منور ہوگا اور تم کو بھی اس سے حصہ ملے گا" خواجہ نے اس تعبیر کا مصداق آپ کو قرار دیا۔

دوسرا یہ کہ خواجہ صاحب نے اسی موقع پر فرمایا کہ میں جب ہندوستان آتے ہوئے سرہند پہنچا تو معلوم ہوا کہ میں ایک قطب کے پڑوس میں اترا ہوں۔ اور اس کا حلیہ مجھے بتایا گیا۔ جتنے درویش مجھے ملے نہ تو اس حلیہ کا ان میں کوئی تھا اور نہ صفت قطبیت کسی میں تھی۔ میں نے خیال کیا کہ آئندہ اس شہر میں ایسا کوئی صاحب نصیب پیدا ہوگا۔ جب تمہارا حلیہ دیکھا تو وہی تھا جو مجھے دکھلایا گیا تھا۔ اور تم میں صفت قطبیت بھی معلوم ہوتی ہے۔

ع ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ظاہری کمالات

حضرت شیخ ظاہری و باطنی کمالات کے جامع تھے۔ تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ شکل و صورت اللہ نے ایسی دی تھی اور اتنی محبوب کہ ہر دیکھنے والا "تبارک اللہ احسن الخالقین"

© rasailojaraid.com

کبھی اُٹھتا نہیں یہ کہ طلبِ معاش کی فکر ہے کو کبھی [illegible] ہوئی [illegible]
کہ جس ذاتِ اقدس و اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی غرض
سے آپ کا وجود بنا تھا، اس کو حکم [illegible] الصلوٰۃ
واصطبر علیہا لا نسئلک رزقاً نحن نرزقک والعاقبۃ
للتقویٰ"

جہانگیر بادشاہ آخر میں آپ کا [illegible] قبولیت کی [illegible]
میں سے کسی کو اس قدر میں مشغول [illegible] فرماتے چنانچہ مکتوب نمبر ۶۵
دفتر دوم حصہ ہفتم بنام مولانا محمد [illegible] سے ہمارے اس دعویٰ
کی دلیل ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

[illegible] الضرورۃ
تقدر بقدرہا الخ

امام ابو حنیفہؒ کی عظمتُ رفعت اور تقلید کی ضرورت

اس علم و عمل کے باوصف جس کی تعریف آپ کے پیر و مرشد نے کی، آپ امام ابو حنیفہ رح قدس سرہٗ کے مقلد تھے۔ امام صاحب کی عظمت و رفعت ان کے علوم و اجتہاد اور تقویٰ و ورع کے متعلق مکتوبات میں بہت کچھ موجود ہے، پہلے ضرورت تقلید سے متعلق سنیں:

مکتوب نمبر ۲۷۲ دفتر اول حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:

"قیاس و اجتہاد اصل است از اصول شرعیہ کہ بتقلید آں ماموریم
بخلاف کشف و الہام کہ ما را بتقلید آں امر نہ فرمودند، الہام بر غیر
حجت نیست و اجتہاد بر مقلد حجت است پس تقلید علماء و
مجتہدین باید کرد۔"

مسئلہ سماع و اغنا کے متعلق مکتوب نمبر ۲۶۶ دفتر اول حصہ چہارم میں فرماتے ہیں:

"عمل صوفیا در حلت و حرمت سند نیست، ہمیں بس نیست کہ ما ایں
ایشاں را معذور داریم و علامت نکنیم و امر ایشاں را بحق سبحانہٗ و
تعالیٰ مفوض داریم ایں جا قول امام ابی حنیفہ و امام ابی یوسف و

امام محمد معتبر است۔ نہ عمل ابی بکر شبلی و ابی الحسن نوری۔

سبحان اللہ! مسئلہ کی وضاحت کردی اور منشاء ادب بھی سمجھا دیا کہ رتبہ سے جاننے والے راہِ سنت سے بیگانہ ہوئے!

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(البقرہ)

کاش دورِ حاضر کے متجددین واقعہ ہذا سے دیکھیں اور سبق حاصل کریں۔

امام ابو حنیفہؒ کے متعلق مکتوب نمبر ۵۵ دفتر دوم حصہ ہفتم میں فرماتے ہیں:

"مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است رحمۃ اللہ علیہ کہ ببرکت ورع و تقوی و بدولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگراں در فہم آں عاجز اند و قاصر اند و فراست امام شافعی ہم کہ شمہ از دقت فقاہت او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفہ ۔۔۔ بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریائے عظیم می نماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر می آید الخ"

رعایت سنت

اتباع سنت سے جو حصہ وافر آپ کو ملا تھا اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ایک مرتبہ ایک خادم سے کہا کہ چوہڑی لونگوں میں سے چند دانے لانے کو فرمایا وہ چھ دانے لایا، تو فرمایا: "ہمارے صوفی کو اب تک یہ بھی پتہ نہ چلا کہ عدد طاق کی رعایت سنت ہے۔ اللہ وتر و یحب الوتر"

مکتوب نمبر ۵۴ دفتر دوم حصہ ہفتم میں اتباع سنت کے سات درجے بیان فرما کر آخر میں لکھتے ہیں:

"بالجملہ ہر دولتے کہ آمدہ است از برائے انبیاء علیہم السلام آمدہ است، سعادت آنانست کہ بطفیل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ازاں دولت بہرہ یابند و از پس ماندۂ ایشاں تناول نمایند۔

شعر: از قافلہ کہ او سنت دائم نرسم ایں بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

اکبری عہد کی ایک جھلک

اس سلسلہ کی تفصیلات مُلّا عبدالقادر بدایونی کی "منتخب التواریخ" سے ماخوذ ہیں : " بجائے توحید صریح شرک، عبادت آفتاب را روزے چہار وقت کہ سحر و شام و نیم روز و نیم شب لازم گرفتند الخ صہ ۳۲۲ نیز قرار داند کہ بکلمہ لا الٰہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ علانیۃ تکلیف نمایند۔ (صہ ۲۷۳) نیز بجائے سلام مریداں چوں ہمدگر ملاقات بکردند یکے اللہ اکبر دیگرے جلّ جلالہ، گویند (صہ ۳۵۶) سُود جُوا شراب کی حلت! ربوا و قمار حلال شد و دیگر محرمات برایں قیاس باید کرد، شراب مباح باشد و در مجالس نوروزی اکثر علماء و صلحاء بلکہ قاضی و مفتی را نیز بزور بادہ نوشی آوردند، غسل فرضیت جنابت مطلقاً ساقط شد، داڑھی کی درگت! نوبت بایں جار سید کہ بادشاہ کو حدیث دکھلائی گئی کہ پسر صحابی متزئن در لحظ آنحضرت آمد فرمودند کہ اہلِ بہشت بایں ہیئت خواہند بود (صہ ۲۷۸) العیاذ باللہ۔ سارد اایکٹ یا عائلی قوانین جس کی رو سے چچا زاد اور خالہ زاد ہمشیرہ سے نکاح منع تھا نیز سولہ سال سے کم عمر لڑکا اور چودہ سال سے کم عمر لڑکی نکاح نہیں کر سکتی تھی نیز حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا بوقتِ رخصتی یعنی نو برس کا بالکل انکار تھا نیز بیشتر از یک نکاح نکنند کہ خدا ایکے و زن یکے، نیز لڑکی کی عمر کی تحقیق کے لیے باقاعدہ معائنہ ہوتا (صہ ۳۹۱) پردہ حکماً جوان عورتیں کوچہ و بازار میں چہرہ کھلا رکھیں (صہ ۳۹۱) پرمٹ پر زنا خاص آبادیاں تھیں یعنی قحبہ خانے۔ ختنہ بارہ سال سے کم عمر میں اس کی اجازت نہیں پھر لڑکا خود مختار ہے۔ (صہ ۳۷۶) میت ابتدا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف کرکے دفنانے کا حکم تھا (صہ ۳۵۷) پھر حکم ہوا کہ خام غلّہ اور پکی اینٹیں باندھ کر سپرد آب کرو ورنہ حبشیوں کی طرح درختوں پر لٹکا دو۔ "

کہاں تک لکھیں ع " قیاس کن زگلستان اکبر " بہار او (بہ ترمیم) اس

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

دینِ جدید کے جو آڑے آتا قتل کر دیا جاتا۔ اس زمانہ کے شہداءِ حق کی فہرست بڑی طویل اور دردناک ہے (ان پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔)

اصلاحی کوششیں اور ان کے اثرات

حضرت مجددؒ نے اس دور میں خطوط وغیرہ کے ذریعہ اصلاح کی کوشش کی۔ بڑے بڑے امراء و وزراء کو طویل خط لکھے، کتابیں لکھیں۔ باقاعدہ سلسلہ تبلیغ شروع کیا، تا آنکہ جہانگیر تخت کا وارث بنا، اس سلطنت کو نفسِ اسلام سے عناد نہ تھا مگر نشہ شاہی شباب پر تھا۔ اور نئے بادشاہ "الشباب شعبة من الجنون" کے تحت سجدۂ تعظیمی کا حکم صادر فرما چکے تھے۔ پھر بزور فتویٰ حاصل کیا گیا) اس پر طرّہ یہ کہ ملکہ نور جہاں عنانِ حکومت کی اصل مالک تھی جو شیعیت کے معاملہ میں انتہائی متعصب تھی، غرض شرک و بُت پرستی کا سیلاب ایک طرف، بدعات کا سیلاب اس پر مستزاد، شریعت و طریقت کی تفریق اور مصیبت! لیکن اپنی کوششوں میں آپ مصروف ہیں۔ مکتوبات کے مطالعہ سے آپؒ کی مساعی اور اس کے نتائج کا پتہ چلتا ہے۔ مکتوب ۳۳ دفتر اوّل حصہ اوّل میں علماءِ سوء کی خوب خبر لی۔ پھر مکتوب ۴۷ دفتر اول حصہ دوم بنام شیخ فرید مقرب خاص بادشاہ جہانگیر کو بادشاہ کی حالت کی طرف متوجہ کراتے ہوئے جید علماء کی صحبت پر زور دیتے ہیں۔ قدرت خداوندی بادشاہ مان جاتا ہے اور چار عالم منتخب کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

مکتوب ۵۳ دفتر اول حصہ دوم میں اظہار مسرت کے ساتھ پھر توجہ دلاتے ہیں کہ صحیح عالم منتخب کرو، اگرچہ ایک ہی ہو۔ غرض اس قسم کی اصلاحی کوششوں سے جاہل صوفیاء اور دنیا پرست علماء کو اپنی کساد بازاری کے خطرہ نے آمادۂ مخالفت کیا۔ عظیم سازش تیار کی جو "ان كان مكرهم لتزول منه الجبال" کا مصداق تھی۔ انتہا یہ کہ اس مکروہ پروپیگنڈا سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحؒ جیسے حضرات بھی متاثر ہو جاتے ہیں جنہوں نے بعد میں جلد ہی حالات سے آگاہ ہو کر توبہ کی۔ بعد میں شیخ اور مجدد علیہما الرحمہ کے تعلقات بڑے اچھے ہو گئے (دیکھیں مکتوبات)

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

آپؒ کے چند خطوط میں قطع و برید کرکے دربار میں پیش کیے گئے اور یہ باور کرایا گیا کہ شیخ احمد اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے افضل گردانتا ہے، القصہ طلبی ہوئی۔ تشریف لے جاکر بادشاہ کو سمجھایا۔ کلمہ حق نے کام کیا۔ شاہ مطمئن ہوگیا۔ لیکن دنیا پرست کب باز آنے والے تھے، دوسرا سٹنٹ اختیار کیا۔ بادشاہ کو باور کرایا گیا کہ یہ شخص سجدۂ تعظیمی کا منکر ہے یقین نہ ہو تو امتحان کرلیں۔ پھر طلبی ہوئی، جہانگیر نے سجدے کا مطالبہ کیا لیکن محمد مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام یہ کیسے مان لیتا۔ جواب میں فرمایا "بجز خلاقِ جہاں کسی کے لیے سجدہ روا نہیں اور جہانگیر کتنی حماقت و لطالت ہے کہ اپنے جیسے عاجز کے سامنے جھکوں؟"، یہ سننا تھا کہ بادشاہ کا غصہ اُبل پڑا۔ حضور علیہ السلام کے متعلق جو جسارت خسرو پرویز نے کی تھی وہی جسارت بھڑکا ہوا جہانگیر محمد علیہ السلام کے غلام کے لیے کر رہا ہے یعنی سزائے موت! لیکن اچانک اسے منسوخ کرکے سنتِ یوسفی و محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کے لیے "گوالیار" کے "قلعہ" اجین" بھجوا دیا، گدڑی پوش نے قلعہ کو زینت بخشی رنگ بدل گئے۔ دو سال گذر گئے۔ آپؒ کی کرامت کا ظہور ہوا جہانگیر کے مقدر کا ستارہ چمک اُٹھا۔ خواب میں سید الابرار علیہ التحیۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ بطور تاسف انگلی دانتوں میں دبائے ارشاد فرما رہے ہیں" جہانگیر تم نے کتنے بڑے آدمی کو قید کر دیا۔" بعد از خواب حکم رہائی دے کر ملتجی ہوا کہ چند دن ہم نشینی چاہتا ہوں؟ آپؒ نے منظور کیا۔ یہ صحبت چند روزہ رنگ لائی، جام و سبو توڑ ڈالے، نشہ حکومت اُتر گیا، ہر وقت رونے سے واسطہ ہے۔ پھر ایک دفعہ فقیر کے لنگر کا کھانا کھا کر لطف اندوز ہوا۔ اور اسے زندگی کا بہترین کھانا قرار دیا۔ سوا ارتقی بڑھی۔ آخر عمر میں کہا کہ "عمر بھر کوئی کام نہیں کیا۔ ایک دستاویز ہے اسے داورِ محشر کی عدالت میں پیش کر دوں گا" وہ یہ کہ ایک مرتبہ شیخ نے فرمایا تھا کہ خدا ہمیں جنت لے گیا تو تجھے ساتھ لیے بغیر نہیں جائیں گے۔" اسی پر بس نہیں شاہ جہاں آپؒ کا مرید ہوا پھر غازی عالمگیرؒ آپؒ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کا مرید ہوا! کون عالمگیر؟ قرآن کا کاتب اور ٹوپیاں بنا کر انہیں فروخت کر کے نانِ جویں پر قناعت کرنے والا۔ فتاویٰ عالمگیری لکھوا کر از برما تا کاشغر نظامِ اسلامی

© rasailojaraid.com

کو نافذ کرنے والا! یہ برکات تھیں امام ربانی کی اور آپؒ کے مجدد ہونے کی!

آپؒ کی زندگی میں ایک وقت وہ بھی آیا جب جنرل مہابت خان مرحوم نے جہانگیر اور نورجہاں کو قید کر کے آپؒ کو لکھا "بیا تخت شاہی خالی است" تو جواب میں لکھا "فقیر را با تخت شاہی چہ کار"،

باطنی کمالات

اس سلسلہ میں اس سے پہلے آپؒ کے پیر و مرشد کے جو ارشادات گذر چکے ہیں وہ کافی و شافی ہیں تاہم ایک دو اور شہادتیں ملاحظہ فرمائیں۔

تیرہویں صدی کے مجدد اور عظیم عالم و صوفی شاہ غلام علی دہلوی رحؒ اپنے مکتوب [illegible] میں فرماتے ہیں:

"وحضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعد تحریر مناقب حضرت ایشاں نوشتہ اند لا یحبہ مومن ولا یبغضہ الا منافق شقی"

کتنا بڑا مقام ہے شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ غلام علی صاحب علیہما الرحمہ جیسے مجدد دین امت کی اس شہادت کے بعد کسی مزید شہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم شہید اعظم مرزا مظہر جانجاناں شہید علیہ الرحمہ کی شہادت نہ لکھنا بڑی ناانصافی ہوگی۔ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے مشرف ہوا۔ گویا آپؐ کی بغل میں لیٹا ہوں اور آپؐ کی مبارک سانس مجھے لگی۔ معاً پیاس محسوس ہوئی۔ سرہندی شہزادے بھی تھے۔ ان سے نبیِ رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی لانے کو فرمایا۔ ا نے عرض کی یہ میرے مخدوم زادے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اب میرا حکم ہے۔ غرض پانی آیا۔ وہ نوش فرمایا تو حضرت مجدد رحؒ کے متعلق سوال کیا۔ اس پر فرمایا کہ میری امت میں ان جیسا کون ہے؟ میں نے مکتوبات کے متعلق عرض کیا تو پڑھ کر سنانے کو فرمایا، میں نے حضرت حق کی حمد و ثنا کے متعلق "انہ تعالیٰ وراء الوریٰ ثم وراء الوراء" پڑھ کر سنایا۔ آپؐ نے بہت پسند فرمایا۔ دیر تک

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

بار بار سُنے اور تحسین فرمائی۔"

ان شہادتوں کو پڑھ کر ذرا مولوی محسن الملک مرحوم کو سنیں۔ فرماتے ہیں :

"اگر حضرت عمر فاروق رضؓ کی ذاتِ بابرکات نہ ہوتی تو ہندوستان میں اتنے مسلمان نہ ہوتے۔" (آیات بینات)

کتنا سچ فرمایا! ذرا آگے بڑھیں خانوادہ فاروقی کے رجالِ اعاظم حضرت مجدد فاروقی سرہندی، حکیم الہند شاہ ولی اللہ فاروقی اور ان کا خاندان، امیر المجاہدین حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فاروقی، حکیم الامت مولانا تھانوی فاروقی، امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے جد بزرگوار کے اسوۂ حسنہ پر عمل کر کے مسلمانانِ ہند کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائی۔

سچ ہے کہ سرزمینِ ہند کو جس مجدد نے سب سے پہلے قدوم میمنت لزوم سے نوازا وہ آپ ہی تھے۔ ورنہ پہلے یہ سرزمین اس شرف سے محروم تھی اور پھر تو سلسلہ چل نکلا۔ آپؒ کے بعد امام شاہ ولی اللہ، امیر سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید، شاہ غلام علی، مولانا تھانوی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ اکابر بلاشبہ مجدد دین و ملت ہیں۔

اتباعِ سنت و اجتناب عن البدعت

مجدد کی زندگی کا صحیح اس موڑ پر آکر ملتا ہے

سطورِ بالا میں آپ نے اس سمندر کے دھندلے سے نقوش دیکھے۔ اب انصاف آپ کے ذمہ!

ان مکتوبات کو ملاحظہ فرمایئے! مکتوب ۱۰۵ دفتر سوم بنام شیخ حسن برکی میں حدیث نبوی "من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید" نقل کر کے اتباعِ سنت پر جو زور دیا ہے وہ قابلِ دید ہے۔

مکتوب ۲۳ دفتر دوم بنام مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہؒ تقسیم بدعت یعنی حسنہ و سیئہ کے متعلق ارقام فرماتے ہیں۔

"پچھلے لوگوں نے بدعت میں شاید کوئی اچھائی دیکھی ہوگی کہ اس کے بعض افراد کو مستحسن قرار دیا لیکن فقیر اس مسئلہ میں ان کی موافقت

© rasailojaraid

نہیں کر سکتا اور بدعت کے کسی فرد کو حسنہ نہیں جانتا۔ اور بدعت میں بجز گندگی و تاریکی کچھ محسوس نہیں کرتا۔ بدعت کو یہ تقیر کدال کی طرح جانتا ہے جو اسلام کی عالیشان عمارت کو ڈھا رہی ہے۔"

آگے پڑھیں مکتوب ۵۴ دفتر اوّل بنام شیخ فرید رحؒ !

"یقین تصوّر فرمایند کہ فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است"

اللہ اللہ حرکت رگ فاروقی ملاحظہ فرمائیں اور بدعت سے تنفر اور سنّت میں انہماک کے جذبہ صادقہ کو دیکھیں۔ کیوں نہ ہو ارشادِ نبویؐ یوں ہی ہے "من شاء فلیراجد" اس سے آگے اِس عنوان پر کسی چیز کی ضرورت نہیں اب مقام مجدّدیت کا نمبر ہے۔ لیکن قاری محمد طیب صاحب کے ارشاداتِ عالیہ اور رشحاتِ فکر نقل کرنے کے بعد اس عنوان پر کچھ لکھوں سورج کو چراغ دکھانا عقل مندی نہیں اور اپنے اکابر سے جو تعلق ہے اس کے پیشِ نظر یہ گستاخی نہیں کر سکتا۔ پس آپؒ کی شانِ عزیمت مجدّدیت پر ایک فرزند دیوبند کا ارشاد سُن لیں اور اس پر یہ عنوان مکمّل ہوجاتا ہے۔

ابن حنبل رحؒ نے کیا تھا کام جو اس نے وہ کر کے ہمیں دکھلا دیا

باقیات صالحات

اختتام سے قبل اس عنوان سے چند سطور ضروری ہیں، اِس سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں فرزندانِ گرامی قدر وخلفاء اور آپؒ کی تصانیف! اِس پر تفصیلی گفتگو فی الحال مشکل ہے۔

مختصراً یہ کہ تصانیف میں مکتوبات سرِفہرست ہیں، ان کے بیسیوں حوالے اوپر گذرے لیکن نسبت سمندر اور قطرے کی ہے فی الحقیقت امام کے مکتوبات سینکڑوں تصانیف کا حکم رکھتے ہیں اور انسانی زندگی کے لیے کافی وشافی ہیں، زندگی کے ہر مسئلہ کا حل ان میں ہے جو چاہے تجربہ کر کے دیکھ لے، علاوہ ازیں معارف لانیہ رد روافض، اثبات النبوت، شرح رباعیات، "تعلیقات عوارف، رسالہ علم حدیث حالات خواجگان نقشبند، مبدا و معاد، تعین ولاتعین، رسالہ تہلیلیہ، مکاشفات غیبیہ، آداب المریدین، وحدت الوجود، تحقیق قیومیت، مقصود الصالحین مشہور ہیں۔

فرزندان گرامی قدر۔ خواجہ محمد صادق رحؒ ولادت سن ۱۰۰۰ھ وفات ۹ ربیع الاول

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

سنہ ۱۰۲۵ھ سب سے بڑے ہیں، عالم جوانی میں آبامیاں کے سامنے راہی ملک بقا ہوئے۔ آپؒ کو بڑا صدمہ تھا۔ کمالات صادق کا ذکر مکتوبات میں ہے۔

پھر خواجہ محمد سعیدؒ ہیں ولادت سنہ ۱۰۰۵ھ وفات ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۰۷۰ھ معروف بخازن الرحمۃ پھر خواجہ محمد معصوم معروف بہ عروۃ الوثقی ہیں۔ سلسلہ کی اشاعت سب سے زیادہ ان سے ہوئی۔ عالمگیرؒ کے شیخ تھے۔ دہلی کی مشہور عالم خانقاہ اور اب پاکستان میں خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی آپؒ ہی کے سلسلہ سے متعلق ہیں۔ ولادت سنہ ۱۰۰۷ھ وفات ۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ۔ چوتھے صاحبزادے شاہ محمد یحییٰ تھے۔ آبامیاں کی وفات کے وقت ۹ برس کے تھے تحصیل علوم و طریقہ بھائیوں سے کی۔ وفات سنہ ۱۰۹۶ھ

رہ گئے خلفاء تو ان کا کیا حساب؟ ہندوستان کا کوئی شہر آپؒ کے خلفاء سے خالی نہیں۔ پچاس خلفاء تو صرف انبالہ میں تھے۔ پھر دیارِ عرب، غزنی، کابل، بخارا، سمرقند وغیرہ میں خدام شیخ کی کتنی کثرت ہے کہ لاتعد و لاتحصی، اور سب نے علوم امام سے اس جہان ظلمت و تاریکی کو منور کیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

مولانا نسیم احمد مجددی فاروقی امروہوی نے آپؒ کے خلفاء کے حالات کے سلسلہ میں تحقیقی کام کیا ہے۔ شائقین حضرات ان سے رابطہ قائم کریں (بواسطہ الفرقان لکھنؤ) پھر آپ کے علوم و معارف کی ایک زندہ جاوید یادگار دنیا کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند ہے۔ روایات مشہورہ و متواترہ کے پیشِ نظر آپؒ نے اس مقام سے گذرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے یہاں سے بوئے علم آرہی ہے۔" چنانچہ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس دورِ تجدد میں حضرت مجدد کے علوم و معارف کو دارالعلوم دیوبند کس طرح ایک مقدس امانت سمجھ کر سنبھالے ہوئے ہے اور بانیانِ دیوبند کے روحانی و علمی رشتے جس طرح اس قدسی صفت بزرگ سے ملتے ہیں۔ اس سے اربابِ نظر آگاہ ہیں، تو گویا وجود دارالعلوم بھی آپ کے باقیات صالحات میں ہے اور اسے شمار نہ کرنا ایک عظیم ناانصافی ہوگی۔ ایسی روایات حضرت الامیر سید احمد شہیدؒ کے متعلق بھی مشہور ہیں کہ انہوں نے جہاد کی مہم کے دوران اس جگہ سے گذرتے ہوئے بعینہٖ وہی الفاظ ادا فرمائے

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c

تھے اور ان روحانی رشتوں سے بھی دنیا آگاہ ہے۔

خاتمۂ سخن بالآخر وہ مجدد الف ثانی رح قطب زمان اور صاحب عزم و استقامت جس کی حق و راستی کی آواز کے سامنے باطل کو سرنگوں ہونا پڑا۔ اس کا وقت موعود آگیا۔ سچ ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت۔

؎ موت ہے آخر کوئی کتنا ہی ہو صاحبِ کمال
حی و قیوم اِک فقط ہے ذاتِ ربِّ ذوالجلال

لیکن انہیں اس کا صدمہ نہ تھا اور کیوں ہوتا محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو جب وصال و حیات میں انتخاب کا حکم ہوا تو آپؐ نے "رفیق اعلیٰ" سے وصال کو ترجیح دی اور فرمایا "الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب"
آپ کا ایک سچا خادم کیوں پریشان ہوتا؟ اسے تو خوشی تھی۔ عمر کے آخری شعبان میں شبِ برات کو عبادت کے لیے خلوت خانہ میں تشریف لے گئے۔ علی الصبح اہلیہ محترمہ نے کہا کہ نہ معلوم آج کی رات کس کس کا نام دفترِ ہستی سے کاٹا گیا ہے؟ فرمایا گیا تم بطور شک کہہ رہی ہو! اس شخص کا کیا حال ہو گا جس نے اپنا نام محو ہوتا خود دیکھا۔ اس کے بعد ہدایت و ارشاد کا سارا کام صاحبزادگان کے سپرد کر کے خلوت کو زیادہ پسند فرمانے لگے۔

؎ وعدہ وصل چوں شود نزدیک
آتش عشق تیز تر گردد!

وسط ذی الحجہ میں ضیق نفس کی بیماری کا شکار ہوئے۔ تپ محرقہ اس پر مستزاد! حتیٰ کہ بارہ محرم الحرام کو فرمایا کہ بس ۴۰، ۵۰ دن کے اندر یہاں سے سفر کرنا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سہ شنبہ بعمر ۶۳ سال اس جہانِ فانی سے راہی ملکِ بقا ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
اللہ اللہ متابعتِ نبویؐ اور محبتِ صدیقؓ و فاروقؓ کا کیا صلہ ملا! گنبدِ خضرا کے وہ تینوں مکیں اسی عمر میں دارِ آخرت کو سدھارے تھے۔ "رفیع المراتب" مادہ تاریخ ہے۔ جس صبح انتقال ہوا اس رات حسبِ معمول تہجد پڑھی۔ بعد از فراغت خدام سے فرمایا کہ "تم نے تیمارداری کی بڑی تکلیف کی آج یہ تکلیف ختم ہے" آخر وقت میں اسمِ ذات کا بہت غلبہ تھا۔ اسی حال میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c